<u>گرَین فَیِل ایکشن گروپ</u>

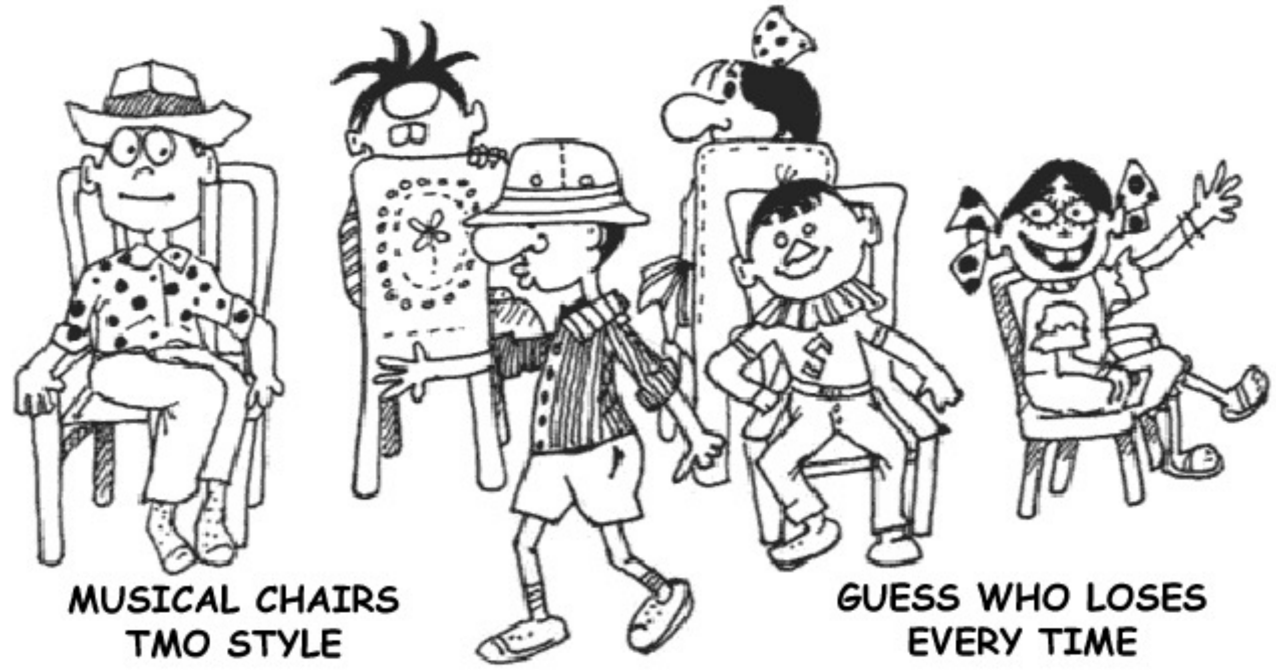

اندازہ لگائیں کون ہردفعہ ہارتاہے	میوزیکل چیئرزٹی ایم او سٹائل

کے سی ٹی ایم او ۔ ایف او آئی کی دہری بات اور دہرے معیارات

بس کچھ دن پہلے مجھے سِنیڈمِک کویلین، ٹی ایم او کمپنی کی طویل لائن کے سکریٹریوں میں سے نئی، کی طرف سے ای میل ملتی تھی جس میں انہوں نے میری اس درخواست کورد کردیاتھاجوکہ میں نے کے سی ٹی ایم او کی بارہ سال پہلے 2005 میں تشکیل کردہ رپورٹ کے لیے کی تھی۔ اس وقت میں ویسٹ اسٹیٹ مینجمنٹ بورڈ کا ممبرتھا اور رپورٹ ای ایم بی کی طرف سے زبردست دباؤ کے تحت دی گئی تھی، اوریہ اس وقت ہواتھا جب ہم نے انکشاف کیا تھاکہ ٹی ایم او کی طرف سے معین کردہ عمومی معائنہ کے دوران گرَین فَیِل ٹاوَرمیں ایمرجنسی لائٹنگ یونٹوں کی دو تہائی تعداد معیارکے اظہارمیں ناکام ہوگئی تھی۔

بیٹری کے مجموعے جن پر لائٹنگ یونٹس کاناگہانی صورت حال میں انحصارتھا کوبجلی کے چلے جانے کی صورت میں اورسنگین نوعیت کی آگ کی صورت میں عمارت سے

لوگوں کے انخلا کے دوران عارضی روشنی کی فراہمی کےلیے تیارکیاگیاتھا۔ ایمرجنسی لائٹس کی دو تہائی تعداد چلنے میں ناکام ہوگئی تھی کیونکہ بیٹری کے پیکس یعنی مجموعوں کی حتمی تاریخ کافی پہلے ختم ہوچکی تھی اورکئی سالوں تک نہ توانہیں ٹھیک کیاگیااورنہ ہی انکی جگہ دوسرے پیکس لگائے گئے۔ ای ایم بی نے اس معاملے کواس وقت بہت سنگین نوعیت کا معاملہ گردانا تھا۔ ٹی ایم او کی طرف سے متعین کردہ مشیروں کی رپورٹ نے ہمارے ساتھ اتفاق کیاتھا اورٹی ایم او اوراس کے ٹھیکے داروں پربہت تنقیدکی گئی تھی۔ اس میں ای ایم بی کی شکایات پائی گئی تھیں جنہیں ٹی ایم او نے کافی مہینوں تک رد کیے رکھا، جوکہ بہترین حقائق پرمبنی تھیں اورمکمل طورپرمسئلہ کاحل تھیں۔

اس رپورٹ کی مجھے نقل مہیا کرنے سے متعلق مزمک کویلین کے انکارکی بنیاد، مورخہ 14 جولائی کو، یہ تھی کہ بطورنجی لمیٹڈ کمپنی دی ٹی ایم او آزادیِ اظہارکے قانون کے تحت نہیں آتی تھی۔اس کے فوری بعدای میل کی تفصیل جوکہ میرے اورمک کویلین کے درمیان ہوئی تھی کودوبارہ بلاگ پوسٹ میں دیاگیاتھا: '' کے سی ٹی ایم او ۔ لوگوں کے لیے، لوگوں کی جانب سے ہاؤسنگ مینجمنٹ؟'' اورمناسب اندازمیں دلائل دیے جاسکتے تھے کہ، سوشل ہاؤسنگ جس کی کاؤنسل مالک تھی جوانکے تحت ہے کے صارفین سے متعلق انکی آزادیِ رائے کے اظہارکے ایکٹ کے لیے واضح نفرت اور، انطباق کے ذریعے، کے سی ٹی ایم او نےاس دعوے سے متعلقہ اخلاق حق کوکھودیا کہ وہ '' کرایہ داروں کے معاملات کوچلانے والا ادارہ'' ہیں۔ وہ ابھی تک اپنے بورڈآف کمپلائنٹ اورکرائے کے منتخب شدہ کرایے دارکےممبرزپراپنی نمائندگی برقراررکھے ہوئے ہیں جو زیادہ اخراجات کی ادائیگیاں تھوڑی رقوم کے بنسبت نکالتے ہیں جن کے متعلقہ پہلے، آربی کے سی کاؤنسل کے ساتھ مل کرکام کرتے ہوئے، ای ایم بی کے ممبرزکواجازت تھی، جوکہ ٹی ایم او کی جانب سے مسلسل کھوکھلی کی گئیں اوراختیارات کوختم کیاگیا۔

ای ایم بی کے ساتھ 1993 میں ، خوفناک کے سی ٹی ایم او کی تشکیل سے کئی سال قبل، دستخط کردہ انتظامی معاہدہ پرپورا اترنے سے کاؤنسل کے انکارنے ایسے حالات پیدا کردیئے تھے جن کے تحت، کاؤنسل کی بھرپورسازش کےساتھ، کے سی ٹی ایم او نامی ادارہ ای ایم بی کواسکے تمام اختیارات سے فارغ کرسکتا تھا۔ ہماری رائے میں اورٹی ایم او کے زیادہ تررہائشیوں کی رائے میں جنہیں ٹی ایم او کی کئی سالوں تک نااہلیت اورغفلت کوبرداشت کرناپڑاتھا، کرایہ داروں کے بورڈکے ارکان قدرے خلاف ورزی کرنے والے تھےجو اپنے طورپرخدمت سرانجام دینے والی ٹی ایم او کی بیورکریسی کو صرف مصنوعی قانونی حیثیت دیتے ہیں، جوکہ اوپرلائی گئیں اوراس کاؤنسل کے ذریعے اسے قابل بنایاگیا جس کی یہ خدمت کرتی ہے اورکبھی بھی انہیں قانونی حیثیت یا کلیت حاصل نہیں رہی ۔ وہ حقیقت جس سے متعلق کئی سالوں سے اسکے صارفین کے مابین مشترکہ فہم موجود رہا اورآخرکارعوامی سطح پراس کامورخہ 14 جون پرگرَین فَیل ٹاور کے سنگین حادثہ کی صورت میں انکشاف ہوا۔

اس لیے، آزادیِ معلومات ایکٹ کے بارے میں کیا، جس کے تحت ایک آدمی مناسب لحاظ سے ٹی ایم او سے توقع کرسکتاہے کہ وہ آگ سے تحفظ اوردیگرصحت وتحفظ کے معاملات سے متعلق معلومات سوشل ہاؤسنگ جوکاؤنسل کی ملکیت میں ہیں اورجن پر انکا کنٹرول ہے کے رہائشیوں پرظاہرکریں؟

کے سی ٹی ایم او کی ویب سائٹ میں **" معلومات تک رسائی"** کا صفحہ شامل ہے، جوکہ، کچھ عرصہ پہلے تک، درج ذیل بیانات پرمشتمل تھا:

" معلومات کی حفاظت کا ایکٹ 1998 (ڈی پی اے)، معلوماتی کی آزادی کا ایکٹ 2000 (ایف او آئی) اورماحولیاتی معلومات سے متعلقہ قواعدوضوابط 2004 (ای آئی آر) رہائشیوں اورعوامی ارکان کے لیے یہ ممکن بناتے ہیں کہ عوامی اتھارٹیوں کے پاس رکھی گئی معلومات یا عوامی اتھارٹیوں کے لیے رکھی گئی معلومات کے حصول کے لیے درخواست کرسکیں۔

ہم اس بات کے پابندہیں کہ، تحریری درخواست اوردستیابی کی صورت میں، کے سی ٹی ایم او کے پاس رکھی گئی سروسزسے متعلقہ معلومات، آر بی کے سی کےلیے، کوآر بی کے سی کی جانب سے مہیاکریں"۔

[معلومات تک ٹی ایم اورسائی کا ورژن 01]

مک کویلین کے میری ایف او آئی درخواست کوردکرنے سے چند دن کے دوران بعض دفعہ اس صفحہ کا ٹیکسٹ تبدیل ہواتھا اس لیے اب اس میں درج ذیل معلومات دی گئی ہیں:

"اگرچہ ٹی ایم او ایک نجی ادارہ ہے اورایف او آئی کے تحت نہیں، مگرہم ایسی معلومات آربی کے سی کومہیاکرنے کے پابند ہیں جوآر بی کے سی کواپنی قانونی یا انضباطی فرائض کی پیروی کےلیے درکارہوں بشمول ایف او آئی کے تحت آنے والی کوئی بھی ذمہ داری۔
ٹی ایم او شفافیت سے متعلق اپنا ذاتی ایجنڈا بھی چلاتی ہے حالانکہ ایف او آئی کا براہ راست اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹی ایم او جہاں ہوسکے معلومات کوافشاء کرے گی، مگرمعلومات کوافشاء نہ کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے اگرایسا کرنامناسب ہو، مثال کے طورپرٹی ایم او کے کاروباری مفادات کوتحفظ دینا، یا تیسرے فریقوں کے مفاد کوتحفظ دینا، یا جہاں اس انکشاف سے مجرمانہ، انضباطی یا دیگرتفتیشوں پر اثرپڑسکتاہو۔"

[معلومات تک ٹی ایم اورسائی کا ورژن 02]

دسمبر 2014 میں گرَین فَیل ایکشن گروپ بلاگ کے کوایڈیٹر، اَیڈ ورڈ ڈَیفرن، کی سی ٹی ایم او کومعلومات کی آزادی کے ایکٹ کے تحت معلومات کے حصول کے لیے درخواست کی، خاص طورپریہ درخواست ٹی ایم او، انکے ٹھیکے داروں، رائڈن، پروجیکٹ آرچیٹیکٹ، سٹوڈیو ای کے مابین ہونے والے ماہانہ اجلاسوں کے اہم نقاط کی نقول دینے سے متعلق تھی، جس میں گرَین فَیل ٹاور سے متعلقہ بہتری کے کاموں سے متعلقہ معاملات زیربحث لائے گئے تھے۔ ان کی درخواست کومک کویلین کے جانشین فولا کافیدیا کی طرف سے رد کردیا گیا جس نے یہ دعویٰ کیاکہ یہ معلومات:

’’ معلومات کی آزادی کے ایکٹ 2000 سے مستثنٰی ہے کیونکہ یہ معلومات پبلک اتھارٹی یا پبلک اتھارٹی کی جانب سے ٹی ایم او کے پاس نہیں ہیں۔ معلومات کی آزادی کا ایکٹ 2000 اس معلومات سے متعلقہ ہے جوپبلک اتھارٹیزکی جانب سے رکھی گئی ہو۔‘‘

عجیب اندازسے مزکافیدیا نے، اسی ای میل میں، معلومات کی آزادی کے ایکٹ کے تحت اجازت یافتہ کچھ مستثنیات میں سے ایک کواستعمال کیا (سیکشن 43 ذیلی سیکشن 2) یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ:
’’ ٹی ایم او کی اپنے ٹھیکے داروں کے ساتھ تجارتی بات چیت کی نوعیت حساس ہے اورایسی بات چیت کا افشاء ٹھیکے دار کے کاروباری مفادات کونقصان پہنچائے گا یا اس کا امکان ہوگا کہ اس سے اس کے مفادات کونقصان پہنچے۔‘‘

اس امرسے درج ذیل سوالات ابھرے تھے: اگرحقیقت میں کافیدیا اس بات پریقین رکھتی تھی کہ کے سی ٹی ایم او معلومات کی آزادی کے ایکٹ کاموضوع نہیں تھی توانہوں نے دعویٰ کرنے کےلیے یہ کیوں ضروری خیال کیا کہ معلومات ایکٹ کی ذیلی دفعہ کے تحت اس امرسے مستثنٰی ہے، اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس بات پریقین رکھتی تھیں کہ کے سی ٹی ایم او حقیقت میں معلومات کی آزادی کے ایکٹ کا موضوع ہے؟

مسٹرڈیفارن نے مز کافیدیا کے فیصلے کی بالکل واضح فضول بنیاد کوچیلنج کرتے ہوئے جواب دیا، اس بات کوظاہرکرتے ہوئے کہ ٹی ایم او کا کرداریا فرض صرف مقامی کاؤنسل، رائل بارو آف کَینزنگٹن اورچیلسی کی طرف سے انتظام کردہ ہاؤسنگ سٹاک کانظم ونسق چلاناہے اوریہ کہ وہ ساری معلومات جو یہ رکھتے ہیں وہ مقامی اتھارٹی کی جانب سے رکھی جاتی ہے اور یہ ایکٹ سے مستثنٰی نہیں کی جاسکتی۔ مسٹرڈیفارن نے اس بنیاد پر افشاء کرنے سے انکاری کے فیصلہ پرنظرثانی کی درخواست کی تھی۔

کچھ ہی دنوں کے اندر (قانون کی طرف سے مطلوبہ مکمل اورحقیقی جائزے کے انعقاد کے لیے درکاربمشکل کافی وقت) انہیں مز کافیدیا کی طرف سے حتمی انکار موصول ہوا۔
حیران کن اندازسے، اب اس نے تمام دعوے کوختم کردیا کہ ٹی ایم او معلومات کی آزادی کے ایکٹ سے مستثنٰی تھی اوراسکی بجائے ٹی ایم او کے انکار کی درج ذیل وجوہات دیں؛

’’ اگرچہ رائڈنز عوامی مفاد میں خدمت مہیا کررہی ہیں، ٹی ایم او کی اپنے ٹھیکے داروں کے ساتھ ہونے والی کاروباری بات چیت ایک حساس معاملہ ہے اورایسی معلومات کا افشاء ٹھیکے دارکے کاروباری مفادات کونقصان پہنچائے گا یا اس کا امکان ہے کہ اس افشاء سے اس کے کاروباری مفادات کونقصان پہنچے۔معلومات کی آزادی کے ایکٹ کی دفعہ 43(2) کی پیروی میں، ایسی معلومات افشاء کرنے کے عمل سے مستثنٰی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہم ان معلومات کوظاہرکرنےکے قابل نہیں ہیں جن

کے لیے آپ نے درخواست کی ہے۔**معلومات کی آزادی کے ایکٹ 2000 کے مطابق یہ ای میل انکاری نوٹس کے طورپرتصورکی جانی چاہیے۔"**

یہ نوٹ کرنا دلچسپ ہے کہ مسٹر ڈیفارن نےبعداذاں ایک اور ایف او آئی درخواست مز کافیدیا سے مئی 2016 میں کی۔ اس بار انہوں نے ٹی ایم او کی طرف سےآربی کے سی میں ہاؤسنگ اورپراپرٹی سکروٹنی کمیٹی کوپیش کی جانے والی رپورٹ کی نقل کامطالبہ کیاتھا۔ اس بارانہیں درج ذیل مثبت جواب دیاگیا:

" معلومات کی آزادی کے ایکٹ *2000* کے تحت دی گئی آپ کی درخواست کے ضمن میں، آربی کے سی کی سکروٹنی کمیٹی کو پیش کی گئی رپورٹ کی نقل آپ کے لیے منسلک کی جارہی ہے۔

اگرآپ اپنی درخواست کونپٹانے سے متعلق ناخوش ہیں تو، آپ کو انفارمیشن کمیشنرکواس ضمن میں شکایت کا حق حاصل ہے جو ایف او آئی اے کے معاملات کی پیروی کویقینی بنانے کے ذمہ دارہیں۔

فولا کافیدیا ۔ اوکی ایف سی آئی ایس
ہیڈآف گورننس اینڈ کمپنی سکریٹری
دی رائل بارو آف کینزنگٹن اورچیلسی
ٹیننٹ مینجمنٹ آرگینائیزیشن لمیٹڈ"

ایسا لگتاہے کہ، اس وقت تک، مز کافیدیا نے ان شکوک یا بے یقینی کی کیفیت کوآخرکارحل کرلیاتھاجوکہ ممکن ہے ان کوپہلے اس معاملےکے ضمن میں تھی آیاکہ کے سی ٹی ایم او عوامی ادارہ ہے یا کہ نہیں ہے، معلومات کی آزادی کے ایکٹ کے پیشِ نظر۔واضح اندازمیں انہوں نے محسوس کیاتھاکہ یقیناً ٹی ایم او ایک عوامی ادارہ ہے اورحقیقت میں ایف او آئی ایکٹ کے تحت آتاہے۔

مسٹرڈیفارن کے ساتھ آخری رابطے کےبعدانہوں نے ٹی ایم او سے استعفٰی دے دیاتھا مگریہ بات دلچسپ ہے جو ان کے لنکڈاِن کے پروفائل پر لکھاہواہےاس عرصہ کے بارے میں جو کے سی ٹی ایم او میں ہیڈآف گورننس اینڈ کمپنی سکریٹری کے طورپرانہوں نے گزاراتھا۔ اس میں لکھاگیاہے کہ انہوں نے:

" اس بات کویقینی بنایاتھاکہ گروپ معلومات کی حفاظت کے ایکٹ، معلومات کی آزادی کے ایکٹ اوردیگرقانونی معاملات کی پیروی کرے جوعوامی اداروں کی معلومات تک رسائی سے متعلقہ تھے۔"

https://uk.linkedin.com/in/folakafidiya

مزیدثبوت کہ کے سی ٹی ایم او فریڈم آف انفارمیشن کے قانون کے تحت ہے اورہمیشہ سے رہی ہے کوایف او آئی کی پبلیکیشن سکیم میں سے حاصل کیاجاسکتاہے (عوامی ادارہ جات کے طرف سے قانون کی پیروی سے متعلقہ ایک لازمی عنصر) جوکہ پہلی بار2005 میں ٹی ایم او کی طرف سے شائع کیاگیاتھا اوریہ ٹی ایم او کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیاجاسکتاہے۔ نوٹ کریں کہ اگرکمپنی کے نئے سکریٹری ،اس بلاگ کوپڑھنےکے بعد، اس دستاویزکوٹی ایم او کی ویب سائٹ سے ہذف کرنے کا فیصلہ تیزی سے کریں توہم نے وہ نقل جوپہلے ڈاؤن لوڈ کی تھی کویہاں پراَپ لوڈ کردیاہے:

[ٹی ایم او فریڈم آف انفارمیشن پبلیکیشن سکیم]

فولا کافیدیا کی روانگی اوراس کی جگہ سنیڈ مک کویلین کی تعیناتی کے ساتھ، معلومات کی آزادی سے متعلق ٹی ایم او کی پوزیشن مکمل دائرہ میں نظرآتی ہے، اس استثنٰی کے ساتھ کہ کافیدیا کی طرف سے اصل دعویٰ، یہ کہ ٹی ایم او صرف ایف او آئی اے کے تحت اس معلومات کوآشکارکرنے کے ذمہ دارہیں جوانکے پاس مقامی اتھارٹی کی طرف سے ہے، اب وہ دعویٰ مک کویلین کی طرف سے کئے گئے دعوے کے ساتھ بدل دیاگیا ہے کہ وہ ایسی معلومات مہیاکرنے کےلیے ذمہ دارہیں، عوام سے متعلقہ نہیں، بلکہ صرف مقامی اتھارٹی کے لیےتاکہ مقامی اتھارٹی اپنی ذمہ داریاں ایف او آئی اے کے تحت پوری کرے۔

تاہم، 2005 کی رپورٹ سے جس کےلیے میں نے درخواست کی تھی کبھی بھی، جہاں تک مجھے اس بات کا علم ہے، کاؤنسل کے قبضہ میں نہیں رہی، اوراسکی سفارشات پرعمل کرنے کی ذمہ داری کاؤنسل پرنہیں تھی بلکہ ٹی ایم او پرتھی جس نے سب سے پہلے رپورٹ کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔ ان سفارشات میں گرَین فَیل ٹاورمیں مکمل ایمرجنسی لائٹنگ سسٹم شامل کیاگیاتھا اوراسکے ساتھ ساتھ معائنہ جات کا بہترکردہ نظام اورنئے نظام کی جانچ کے طریقے شامل کیے گئے تھے۔ان سفارشات میں سے ابتدائی پرعمل کیاگیاتھا مگرسنگین نوعیت کے شکوک لازمی طورپرموجودہیں آیاکہ بہترکردہ معائنہ نظام کا کبھی بھی اطلاق کیاگیا اور، اگرایساہوا، توکیا یہ طویل مدت تک رہا۔ ٹی ایم او میں انتظامی ثقافت سے متعلقہ بنیادی تبدیلیوں کی بھی سفارش کی گئی تھی، اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس تجویزکاکیابنا۔ کچھ بھی نہیں! غیریقینی!پریشان کن صورتِ حال!

اب ہمیں میوزیکل چیئرکےعجیب کھیل میں الجھادیاگیاہےجس میں ٹی ایم او کے رہائشی ہمیشہ نقصان میں رہتےہیں کیونکہ کھیل کے ضابطے ٹی ایم او کی طرف سے تشکیل پاتے ہیں اور ان کی تعبیرٹی ایم او کی طرف سے کی جاتی ہے۔اس میں معلومات کی آزادی کے ایکٹ سے متعلقہ ان کی حکمت عملی شامل ہے، ذمہ داری جسے ٹی ایم او بعض دفعہ نرالے اندازمیں قبول کرتی ہے، اور زیادہ تراس تدبیری بہانے سے رد کردیتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ ٹی ایم او عوامی ادارہ نہیں ہے اوراس لیے جس عوام کی خدمت کرتی ہےاورجسے ہاؤسنگ کی تمام خدمات مہیاکرتی ہے، بشمول آگ سے تحفظ اورصحت وتحفظ کی تمام خدمات، اس کے سامنے جوابدہ نہیں ہے۔

اس مخصوص میوزیکل چیئرز کی 'گیم یعنی کھیل' سے متعلق بالکل کوئی چیزمضحکہ خیز نہیں ہے۔مورخہ 14 جون کوبہت سے عظیم لوگ نہایت برے طریقے سے فوت ہوئے۔ اس

رات کو انتقال کرنے والےلوگوں کا توکہنا ہی کیا بہت سے جو' بچے جانے والے' لوگ تھے وہ خوفناک صدمے کاشکارہیں اوراس رات کوملنے والی نفسیاتی داغوں کواپنی باقی زندگی میں ساتھ لے کرچلیں گے۔ اب کے سی ٹی ایم او، بہت بڑی مجرمانہ غفلت کا شکارہوئی تھی جس کی وجہ سے یہ سب کچھ واقع ہوا، کیونکہ انہوں نے اس معلومات کوکسی بھی بہانے کی بنیاد پر افشاء کرنے سے انکار کیاتھاجوان کے پاس تھی۔

اب ہمیں ان سوالوں کے جوابات کے لیے کس کی طرف جاناچاہیے؟

مارٹن مور-بِک کی طرف؟ میرا یہ خیال نہیں ہے!